روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 4 مارچ 2015ء 12 جمادی الاول 1436 ہجری 4 امان 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 52

پاک سودے

حضرت عداء بن خالد ہوذہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے ایک غلام خریدا تو آپ نے یہ تحریر لکھوائی اللہ کے رسول محمدؐ نے عداء بن خالد بن ہوذہ سے ایک غلام خریدا جس کے اندر نہ تو کوئی بیماری ہے اور نہ کوئی اخلاقی خرابی وخباثت ہے نہ یہ غلام چوری کا مال ہے اور نہ یہ بھاگا ہوا ہے یہ دو مسلمانوں کا آپس میں ایک سودا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب البیوع باب اذا بیّن البیعان)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ اِس بات کا خاص خیال رکھتے تھے کہ مسلمانوں میں دھوکا اور فریب کی کوئی بات نہ پائی جائے۔ایک دفعہ آپ بازار میں سے گزر رہے تھے کہ آپ نے غلّہ کا ایک ڈھیر دیکھا جو نیلام ہو رہا تھا۔آپ نے اپنا ہاتھ غلّہ کے ڈھیر میں ڈالا تو معلوم ہوا کہ باہر کی طرف سے توغلّہ سُوکھا ہوا ہے مگر اندر کی طرف سے گیلا ہے۔آپ نے اپنا ہاتھ نکال کر غلّہ والے سے کہا کہ یہ کیا بات ہے۔اس نے کہا۔یَارَسُوْلَ اللّٰہ! بارش کا چھینٹا آ گیا تھا جس سے غلّہ گیلا ہو گیا۔آپ نے فرمایا ٹھیک ہے مگر تم نے گیلا حصہ باہر کیوں نہ رکھا تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جاتا۔پھر فرمایا جو شخص دوسرے لوگوں کو دھوکا دیتا ہے وہ جماعت کا مفید وجود نہیں ہو سکتا۔

(ترمذی ابواب البیوع باب ماجاء فی کراھیة الغش فی البیوع)

آپؐ بڑی تاکید سے فرماتے تھے کہ تجارت میں بالکل دھوکا نہیں ہونا چاہئے اور بغیر دیکھے کے کوئی چیز نہیں لینی چاہئے اور سَودے پر سَودا نہیں کرنا چاہئے اور سامان کو اس لئے روک نہیں رکھنا چاہئے کہ جب اِس کی قیمت بڑھ جائے گی تو اِس کو فروخت کریں گے۔بلکہ حاجتمندوں کو ساتھ کے ساتھ چیزیں دیتے رہنا چاہئے۔

آپؐ مایوسی کی روح کے سخت خلاف تھے۔فرماتے تھے جو شخص قوم میں مایوسی کی باتیں کرتا ہے وہ قوم کی ہلاکت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب النھی عن قول ھلک الناس)

کیونکہ بعض ایسی باتوں کے پھیلنے سے قوم کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے اور پستی کی طرف مائل ہونا شروع ہو جاتی ہے جس طرح فخر اور کبر سے آپ روکتے تھے کہ یہ چیزیں بھی درحقیقت قوم کو پستی کی طرف لے جاتی ہیں آپ کا حکم تھا کہ ان دونوں کے درمیان راستہ ہونا چاہئے۔نہ انسان فخر اور کبر کا راستہ اختیار کرے اور نہ مایوسی اور ناامیدی کا راستہ اختیار کرے بلکہ کام کرے مگر نتیجہ کی امید خدا تعالیٰ پر ہی رکھے۔اپنی جماعت کی ترقی کی خواہش اس کے دل میں ہو مگر فخر اور کبر پیدا نہ ہو۔

آپ جانوروں تک پر ظلم کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔آپ فرمایا کرتے تھے بنی اسرائیل میں ایک عورت کو اِس لئے عذاب ملا کہ اس نے اپنی بلی کو بھوکا مار دیا تھا۔

اِسی طرح فرماتے تھے پہلی اُمتوں میں سے ایک شخص اِس لئے بخشا گیا کہ اُس نے ایک پیاسا کتا دیکھا پاس ایک گہرا گڑھا تھا جس میں سے کتا پانی نہیں پی سکتا تھا۔اُس آدمی نے اپنا بوٹ پاؤں سے کھولا اور گڑھے میں اُس بوٹ کو لٹکا کر اس کے ذریعہ پانی نکالا اور کتے کو پلا دیا۔اِس نیکی کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے اُس کے تمام گزشتہ گناہ بخش دیئے۔

(بخاری کتاب المظالم باب الابار علی الطرق۔ بخاری کتاب الادب باب رحمة الناس والبھائم)

(دیباچہ تفسیر القرآن ،انوار العلوم جلد20 صفحہ 420)

ہر احمدی وقف عارضی کرے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ارشاد فرماتے ہیں۔

’’پس مربیوں کو بھی چاہئے اور عام عہدیداروں کو بھی چاہئے بلکہ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور راہ تنگ ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان کو نباہنے کی توفیق عطا کرے۔آمین‘‘

(خطبات ناصر جلد2 صفحہ 802)

(مرسلہ: ایڈیشنل نظارت تعلیم القرآن ووقف عارضی ربوہ)

نیکی کا فیض پھیلائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’ہمارے باپ دادا جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے تھے اور ہم نے ان کی اس نیکی کا فیض پایا، یہ ہم سے کچھ مطالبہ کر رہا ہے یا یہ مقاصد ہم سے کچھ مطالبہ کر رہے ہیں۔اور وہ یہ کہ ہم ان مقاصد کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ہمیں ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ہم نے بھی ان کے نتائج کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔حضرت مسیح موعود جو جو باتیں دنیا میں پیدا کرنے آئے ہم نے بھی اُن کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ہم نے بھی مسیح موعود کے مشن کی تکمیل کے لئے مددگار بننا ہے۔جب ہم نے منادی کی آواز کو سنا اور ایمان لائے تو اب ہم بھی یہ اعلان کرتے ہیں اور ہمیں یہ اعلان کرنا چاہئے کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کہ ہم اپنی حالتوں میں یہ تبدیلیاں پیدا کریں گے اور اس پیغام کو پھیلائیں گے اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے جس کے لئے حضرت مسیح موعود تشریف لائے‘‘۔

(روزنامہ الفضل 7 جنوری 2014ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاءالاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

اداریہ

خلیفۂ وقت کے دنیاوی مشوروں میں برکت کی مثال

حضرت مصلح موعود کی کپڑے کی قلت کی پیشگوئی اور چرخے کی تحریک

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو نظام خلافت جیسی عظیم نعمت سے نوازا ہے۔ اس کا تعلق صرف دینی امور سے نہیں بلکہ چونکہ خلافت خود خدا تعالیٰ کا قائم کردہ ادارہ ہے اور خدا تعالیٰ دنیا کے حالات پر نظر رکھتے ہوئے خلیفۂ وقت کو ایسی خبریں عطا فرماتا ہے۔ جن کا تعلق بظاہر دنیاوی معاملات سے ہوتا ہے۔ مگر اس کی تعمیل کرنے والے دنیاوی لحاظ سے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس طرح خدا تعالیٰ نہ صرف اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔ بلکہ اس بات کی دلیل بھی دیتا ہے کہ خلافت میں نے قائم کی ہے اور میں دنیا کے آئندہ حالات پر بھی نظر رکھتا ہوں اور اس سے ایسی تحریکیں جاری کراتا ہوں۔ جو آج بظاہر بے فائدہ معلوم ہوتی ہیں مگر ان پر عمل کرنے میں ہی فائدہ ہے۔

ایسی ہی ایک مثال 1942ء کی ہے۔ جب حضرت مصلح موعود کو خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ ملک میں کپڑے کی تنگی ہو جائے گی۔ اس لئے حضور نے تحریک کی کہ لوگ اپنے گھروں میں سوت کاتنے اور کپڑے بنوانے شروع کریں۔ 3 سال بعد 1945ء میں واقعتاً یہ حالات پیدا ہوئے کہ کپڑے کی دقت ہوگئی۔ بنگال میں بعض عورتوں نے کپڑے پھٹنے کی وجہ سے خودکشی کر لی۔ ان کو ستر ڈھانکنے کے لئے کپڑے میسر نہیں آتے تھے۔ بعض جگہ 8،8 یا 10،10 افراد کے پاس ایک ہی چادر تھی۔ جو باہر جاتے ہوئے باری باری پہن لی جاتی تھی۔ بعض گھرانوں کی عورتیں سال بھر باہر نہیں نکلیں۔ مردے بغیر کفن کے دفن کئے گئے۔

(خطبات محمود 1945ء جلد 26 صفحہ 183، 184)

سیدنا حضرت مصلح موعود نے خطبہ جمعہ 27۔اپریل 1945ء میں فرمایا:

میں نے جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ ہر گھر میں چرخے رکھے جائیں اور وہ سوت کات کر اس کے کپڑے بنوا کر پہنا کریں۔ یہ واقعہ 1943ء کا ہے۔ اسی طرح 1942ء یا 1943ء کے جلسہ کے موقع پر بھی میں نے اپنا رؤیا تمام دوستوں کے سامنے سنا دیا تھا کہ میں نے دیکھا کہ میں نے کھدر کی قمیص پہنی ہوئی ہے اور رؤیا میں میں سمجھتا ہوں کہ یہ کھدر کی قمیص پہننا کسی کانگرسی قسم کی تحریک کے ماتحت نہیں بلکہ اقتصادی حالات کے نتیجہ میں ہے اور اس وقت میں نے دوستوں کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ کپڑا بہت کم ہونے والا ہے جہاں تک ہو سکے گھروں میں سوت کاتنے اور کپڑا بنوانے کا کام کیا جائے تا کہ اگر خود تمہارے لئے دقت نہ ہو تو تمہارا بچا ہوا اور دوسرے غریبوں کے کام آسکے۔

(خطبات محمود 1945ء جلد 26 صفحہ 184)

پھر خطبہ جمعہ 5۔اکتوبر 1945ء میں فرمایا۔

میں جس مضمون کو آج بیان کرنا چاہتا ہوں ظاہری لحاظ سے وہ دنیوی نظر آتا ہے اور ہماری جماعت کی تربیت ابھی ایسی نہیں کہ وہ اپنے نظام بلکہ خلیفہ وقت کی زبان سے بھی دنیوی امور سن کر متاثر ہو۔ دینی امور میں تو ہر قسم کی قربانی کے لئے ہماری جماعت تیار ہو جاتی ہے مگر جہاں کسی دنیوی امر کا سوال پیدا ہوتا ہے باوجود اس لمبے تجربہ کے کہ **خدا تعالیٰ کے فضل سے جب کبھی بھی مجھے خدا تعالیٰ نے دنیوی امور کے متعلق بولنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ہزار ہا تجربہ کاروں کی رائے کے مقابلہ میں میری ہی رائے زیادہ صحیح نکلی ہے پھر بھی ہم میں سے ہر ایک** میں ابھی یہ مادہ پیدا نہیں ہوا کہ وہ اس قسم کی مثالوں کی موجودگی میں بھی میری ہدایات کی پوری قدر کر سکیں۔ بالعموم وہ ان امور کے متعلق اپنے دل میں کہہ دیتے ہیں کہ یہ دنیوی مشورہ ہے ہم ان امور کے متعلق خود اچھی طرح سوچ سمجھ سکتے ہیں اس لئے ان باتوں کی زیادہ قدر کرنے کی ضرورت نہیں۔ مثلاً میں نے وقت پر خدا تعالیٰ سے خبر پا کر جماعت کو 3،2 سال ہوئے 1942ء کے آخر یا 1943ء کے شروع میں اطلاع دی تھی اور جلسہ سالانہ کے موقع پر اس خواب کو بیان بھی کر دیا تھا اور ہدایت کی تھی کہ ہماری جماعت کے لوگوں کو خود اپنے گھروں میں کپڑے بنانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس دستکاری کو جاری کرنا چاہئے کیونکہ آئندہ کپڑے کے قحط کا امکان ہے۔ جس وقت میں نے یہ بات کہی تھی اس وقت بازاروں میں ہر قسم کا کپڑا ملتا تھا گو مہنگا تھا مگر جہاں تک میرا خیال ہے ساری جماعت میں سے درجن دو درجن آدمیوں کے سوا کسی نے اس امر کی طرف توجہ نہ کی۔ پھر وہ دن آ گئے جب کپڑے کی اس قدر تنگی ہوئی کہ ابھی تھوڑے دن ہوئے کہ ایک غریب احمدی نے مجھے لکھا کہ میرے پاس ایک ہی کُرتا ہے اور وہ بھی جگہ جگہ سے پھٹ گیا ہے، اس کی باہیں بھی پھٹ گئی ہیں اور پیچھے سے بھی پھٹ گیا ہے، نئے کرتے کا تو سوال ہی نہیں، اس پھٹے ہوئے کرتے پر پیوند لگانے کے لئے بھی مجھے کپڑا نہیں ملتا۔ اب یہ حال ہماری جماعت کا ہے۔ اگر ہماری جماعت کے لوگ اس رؤیا کی بناء پر توجہ کرتے اور دل میں یہ خیال نہ کر لیتے کہ یہ ایک دنیوی امر ہے اس کا دین کے ساتھ کیا تعلق ہے اور گھروں میں سوت کاتا جانے لگتا اور کپڑا بنوایا جانے لگتا تو تم دیکھ لیتے کہ دنیوی تکالیف کا دور ہو جانا تو الگ رہا ہمارے سلسلہ کی طرف سے ایک عظیم الشان پراپیگنڈا ہوتا اور (دعوت الی اللہ) بھی خوب ہو جاتی۔ ہزار ہا احمدی شہروں میں جب باوجود کانگرس کی مخالفت کے کھدر پہنے ہوئے نظر آتے، سارے نہ سہی ان لوگوں کو نکال کر جن کے پاس پہلے سے کافی کپڑے موجود تھے باقی جن کے پاس کپڑے نہیں تھے اور جنہوں نے بڑی بڑی تکالیف اٹھا کر بلیک مارکیٹ سے کپڑا خریدا اگر ایسے لوگ کھدر پہنتے تو کتنا پراپیگنڈا ہوتا اور ہماری جماعت کے لئے کتنا مفید ہوتا۔ مثلاً ایک بیرسٹر کورٹ میں، کھدر کے کپڑے پہن کر جاتا تو بیسیوں بیرسٹر پوچھتے کیا آپ کانگرسی ہو گئے ہیں؟ آپ تو کانگرس کی مخالفت کیا کرتے تھے اور کھدر کا کپڑا پہننے کا تو گاندھی جی کا حکم تھا آپ نے کھدر کیوں پہننا شروع کر دیا؟ اور وہ کہتے ہمارے امام نے خواب دیکھی ہے کہ کپڑے کی قلت ہونے والی ہے اس لئے انہوں نے کہا ہے کہ ان غریبوں کے لئے قربانی کر کے آسودہ حال لوگ کھدر پہننا شروع کر دیں تو ایک سال کے اندر اندر دس بیس لاکھ آدمی اس خواب کے گواہ ہو جاتے اور 1943ء کے آخر اور 1944ء کے شروع میں جب کپڑے کی قلت ہوتی تو لاکھوں آدمی ایک دوسرے سے کہتے دیکھو وہ خواب پوری ہو گئی، دیکھو وہ خواب پوری ہو گئی۔ تو بظاہر کھدر جسمانی چیز ہے اور کھدر پہننا دین کا جزو نہیں، ہم اس بارہ میں کانگرس کی سخت مخالفت کرتے رہے ہیں۔ اگر دینی جزو ہوتا اس کی مخالفت کیوں کرتے۔ مگر اس خواب کی بناء پر اس کا پہننا اشاعت (حق) کا موجب ہو جاتا اور اشاعت دین کا موجب ہو جاتا۔ لاکھوں انسان کہتے ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے احمدیوں کو کھدر پہنے ہوئے دیکھا تھا اور جب اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے یہ خواب سنائی تھی۔

(خطبات محمود 1945ء جلد 26 صفحہ 391)

یہ تو ایک چھوٹی سی مثال ہے۔ ہزاروں انسان اس بات کے گواہ ہیں کہ جن لوگوں نے کسی بھی دنیاوی معاملہ میں خلیفۂ وقت سے مشورہ لے کر عمل کیا وہ ناگہانی آفتوں سے بچائے گئے۔ اگر احباب یہ تجربات بھی ہمارے ساتھ شیئر کریں تو دیگر احباب کے ایمانوں میں اضافہ کا موجب ہوگا۔

پیشگوئی مصلح موعود کا ایک عظیم الشان پہلو

وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا

مکرم جمیل احمد بٹ صاحب

(قسط اول)

آنے والے موعود کی جو علامات بیان کی گئی ہیں ان میں سے ایک یہ تھی یتزوج و یولد لہ (مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ نمبر 480 باب نزول عیسیٰ) یعنی وہ شادی کرے گا اور اس کو اولاد دی جائے گی۔

شادی کرنا اور اس کے نتیجہ میں اولاد کا پیدا ہونا ہر انسانی زندگی کا حصہ ہے اس لئے اس کا بطور علامت ذکر ہونا اس شادی اور اس اولاد کے خاص ہونے کی خبر تھی چنانچہ جب اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس اجمال کی تفصیل حضرت مسیح موعود کو الہام کی۔ جسے آپ نے 20 فروری 1886ء کو تحریر فرما کر اخبار ریاض ہند امرتسر میں شائع کروایا۔ یہ حیرت انگیز پیش گوئی ہے۔ اولاد کا ہونا، بیٹے کا ہونا اور اس بیٹے کا 52 ایسی صفات کا حامل ہونا جن میں سے کسی ایک کا بھی کسی فرد میں ہونا اس کو درجہ کمال پر پہنچا سکتا ہے پھر ان میں سے بعض کے پورا ہونے کے لئے لمبی عمر اور اعلیٰ حیثیت بھی ضروری تھی۔ اتنے بہت سارے مختلف النوع امکانات کا یکجا ہونا ایک انہونی بات تھی۔ اس بیٹے کی ان مذکورہ صفات میں سے ایک خبر یہ تھی کہ وہ ''سخت ذہین وفہیم ہوگا۔''

ایک شخص ذہین ہونے کے ناطے اپنی زندگی بہتر طور پر گزار سکتا ہے اور اپنے حلقہ احباب میں ایک ذہین انسان کے طور پر جانا جا سکتا ہے۔

حضرت مصلح موعود اپنی عام زندگی میں ایک زیرک انسان تھے۔ اتنا ہونا بھی اس علامت کو پورا کرسکتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے تابع آپ کو ایسی زندگی عطا ہوئی جس کا دائرہ کار اور اثر پذیری دنیا بھر پر محیط تھی۔ آپ ایک عالم گیر الٰہی جماعت کے سربراہ ہوئے جس کی اپنی گوناگوں ذمہ داریاں تھیں اور آپ کے دور قیادت میں برصغیر کے مسلمانوں نے آزادی کی جو کامیاب جدوجہد کی اور دیگر ممالک کے مسلمان مختلف حوادث سے گزرے۔ حضرت مصلح موعود کو اپنی خداداد ذہانت اور فہم کی بدولت اس سارے عرصہ میں ان سارے محاذوں پر ایک انتہائی اہم اور روشن کردار ادا کرنے کا موقع ملا اور بنی نوع انسان نے وسیع پیمانے پر آپ سے فیض پایا۔

ذہانت اور دانش مندی سے لبریز آپ کی زندگی سے ایسے چند اوراق کو دہرانا اس مضمون کا موضوع ہے

ا۔ ایک زیرک انسان

حضرت مصلح موعود کی کامیاب وکامران زندگی کا ہر قدم یہ گواہی دیتا ہے کہ آپ سخت ذہین وفہیم تھے۔ ہر روز اپنے اور بیگانے آپ سے ملتے اور اپنے مسائل کے حل کے لئے مشوروں کے طالب ہوتے آپ ہر معاملہ کا بہترین حل تجویز فرماتے۔ جماعتی سرگرمیوں سے متعلق شعبہ جات کے سربراہان اپنی رپورٹس کے ساتھ حاضر ہوتے، بیرون ملک سے ایک مختلف پس منظر کے ساتھ مسائل سے پر رپورٹس آپ کو پیش کی جاتیں۔ مختلف ملکوں سے احمدی آپ سے خطوط کے ذریعہ مشوروں کے طالب ہوتے غرضیکہ سینکڑوں افراد ہر روز آپ کی فہم وفراست اور عقل و دانش سے فیض یاب ہوتے اور اپنے کام سنوارتے۔

الف۔ بچپن اور لڑکپن

حضرت مصلح موعود کا ذہین وفہیم ہونا کم عمری سے ہی نمایاں تھا۔ پیدائشی احمدی ہوتے ہوئے آپ نے 9 سال کی عمر میں حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی۔ گیارہ سال کی عمر میں آپ نے یہ عجیب تجربہ کیا۔

''میں گیارہ سال کا ہوا تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں خدا تعالیٰ پر کیوں ایمان لاتا ہوں۔ اس کے وجود کا کیا ثبوت ہے میں دیر تک رات کے وقت اس مسئلہ پر سوچتا رہا آخر دس گیارہ بجے میرے دل نے فیصلہ کیا کہ ہاں ایک خدا ہے وہ گھڑی میرے لئے کیا خوشی کی گھڑی تھی۔''

(یادِ ایام۔ انوار العلوم جلد 8 صفحہ نمبر 365)

اسی لڑکپن کا ایک اور واقعہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے یوں بیان کیا کہ

''حضرت صاحب ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر تقریر کر کے گھر واپس تشریف لائے تو حضرت میاں صاحب سے جن کی عمر اس وقت 12،10 سال کی ہوگی پوچھا میاں یاد بھی ہے کہ آج میں نے کیا تقریر کی تھی؟ میاں صاحب نے اس تقریر کو اپنی سمجھ اور حافظہ کے موافق دہرایا تو حضرت صاحب بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے 'خوب یاد رکھا ہے۔''

(سیرت المہدی از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ نمبر 615، ایڈیشن 2008ء)

ب۔ عام زندگی

بعد کی عام زندگی میں بھی آپ کی ذہانت اور فراست ہمیشہ حیران کن رہی۔ گھر میں عطر کی شیشیوں سے بھری چار بڑی الماریوں میں سے ایک کسی خاص عطر کی شیشی کی یوں نشان دہی فرمانا کہ ''فلاں کونے کی الماری کے فلاں خانے کے بائیں کونے میں کٹ وک کی شیشی'' بیٹی کو حیرت میں ڈبوتا تو گھر سے باہر کیمبل پور جیسی دور افتادہ جگہ سٹیشن پر جمع احباب کے مقامی سربراہ کے تعارف کروانے میں غلطی پا کر آپ کا ملاقاتی کو صحیح نام سے مخاطب کرنا، سب سننے والوں کے لئے ایک حیران کن تجربہ ہوتا۔

1960ء میں بیماری کے عالم میں آپ کے ایک ملاقاتی حکیم یوسف حسن صاحب کے لئے اس وقت ایسی ہی حیرت کا سامان ہوا جب آپ نے انہیں بمشکل یاد دلایا کہ وہ زمانہ پہلے ایک دفعہ قادیان میں حضرت صاحب کی ایک بیٹی کے علاج کے لئے تشریف لائے تھے۔

ج۔ جو خوش نصیب آپ کے قریب رہے یا آپ کے زیر ہدایت کام کیا ان کے بیان کردہ ہزارہا واقعات آپ کی ذہانت اور فہم کے مختلف رنگوں کے مظہر ہیں۔ مثلاً مکرم مولانا عبدالرحمٰن صاحب انور جو 30 سال آپ کے سیکرٹری رہے بیان کرتے ہیں:

i۔ ''یہ امر اکثر دیکھنے میں آتا رہا ہے کہ بہت لمبی لمبی حساب کی میزانوں کو حضور پلک جھپکنے میں کر لیتے اور پیچیدہ حسابی معاملات تو منٹوں میں حل ہو جاتے''۔

(ماہنامہ خالد ربوہ دسمبر 1964ء صفحہ نمبر 155)

ii۔ ''بڑے بڑے تاجر جب حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی پریشانیوں کا ذکر کرتے تو حضور کے مشوروں سے ہی فائدہ اٹھاتے اور سر دھنتے''۔

(ماہنامہ خالد ربوہ دسمبر 1964ء صفحہ نمبر 155)

د۔ آپ کی ذہانت کا عام زندگی میں ایک اور اظہار عام سے واقعات کے پس پردہ بڑے امکانات کو اخذ کرنے کی صلاحیت تھی۔ ایسے دو واقعات درج ذیل ہیں:

i۔ ویمبلے کانفرنس کے لئے لندن جاتے ہوئے آپ اگست 1924ء میں چار دن اٹلی میں ٹھہرے۔ اس دوران آپ نے عام مشاہدہ سے جو نتیجہ نکالا آپ کے الفاظ میں یوں تھا:

'اس وقت فاسسٹ پارٹی کا پوری طرح غلبہ نہیں ہوا تھا جس کا علم ہمیں اس طرح ہوا کہ فاسسٹ پارٹی کا یہ نشان تھا کہ وہ سیاہ قمیص پہنتے تھے مگر میں نے روم، وینس اٹلی کے شہروں میں دیکھا کہ بہت کم لوگ تھے جو سیاہ قمیص پہنے ہوئے تھے یا سیاہ ٹائی یا بیج لگائے ہوئے تھے۔''

(الفضل 28 مئی 1945ء بحوالہ سوانح فضل عمر جلد پنجم صفحہ 274)

ii۔ اس سفر کے دوران شروع اگست 1924ء میں فلسطین میں اپنے ایک اور عام مشاہدہ اور اس کا حیرت انگیز نتیجہ نکالنے کا ذکر۔

''قوموں کی حرکت دیکھنے کا ذریعہ سٹیشن ہوتے ہیں جہاں پر لوگ آنے جانے کے لئے جمع ہوتے ہیں اور جہاں پر پتہ لگ جاتا ہے کہ قوم کے اندر کیسی حرکت پائی جاتی ہے .... فلسطین کے ریلوے سٹیشنوں پر مجھے اس بات کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا اور میں نے آبادی کے لحاظ سے دس فیصدی یہودیوں کو سٹیشن پر نوے فی صدی کی تعداد میں دیکھا اور آبادی کے لحاظ سے نوے فی صدی مسلمان اور عیسائی سٹیشنوں پر دس فی صدی نظر آئے .... قوموں میں حرکت بڑی اہمیت رکھتی ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں سفر کرنے اور سیر فی الارض کا بار بار ذکر آتا ہے۔'

(الفضل 12 مارچ 1945ء بحوالہ سوانح فضل عمر جلد پنجم صفحہ 275)

ہ۔ تحدیث نعمت

اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود کو جو دماغی صلاحیتیں عطا فرمائیں ان کا بطور تحدیث نعمت کسی قدر آپ نے خود یوں ذکر فرمایا:

i۔ 'اگر کوئی پرانی بات بھی میرے مطلب کی ہو تو مجھے بہت یاد رہتی ہے ...... کام کی چیز مجھے 20 سال کے بعد بھی یاد رہتی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ اسے پڑھتے یا سنتے وقت میں نے اس کی طرف دماغ کو متوجہ کیا ...... بعض دوستوں کے خطوط کے جواب جب میں دو دو تین تین ماہ کے بعد لکھواتا ہوں تو میں افسر ڈاک کو بتا دیتا ہوں کہ اس نے یہ نہیں بلکہ یہ لکھا ہے'۔

(الفضل 9 جون 1932ء بحوالہ سوانح فضل عمر جلد پنجم صفحہ نمبر 272)

ii۔ ''میں اپنے تجربے کی بناء پر بھی اور اس علم کی بناء پر جو خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت اور دماغ کے متعلق مجھے دیا ہے اور بغیر اس کے متعلق کوئی کتابیں پڑھنے کے مجھے ایسا

باریک علم عطا کیا ہے کہ بسا اوقات وہ الہام کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔ انسان کی شکل دیکھتے ہی اس کے تاثرات جذبات، احساسات ایسے باریک طور پر میرے دل پر منکشف ہو جاتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ الہام خفی ہوتا ہے"۔

(الفضل 9 جون 1932ء بحوالہ سوانح فضل عمر جلد پنجم صفحہ نمبر 272)

iii۔"حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے سلطان القلم قرار دیا تھا اس کے مقابلہ میں اس نے مجھے اتنا بولنے کا موقع دیا کہ مجھے اس نے سلطان البیان بنا دیا"۔

(خطبات محمود جلد 2 صفحہ نمبر 334 بحوالہ سوانح فضل عمر جلد پنجم صفحہ نمبر 273)

iv۔'میں بہت تیز لکھنے والا ہوں اور خدا کے فضل سے بہت تیز لکھ سکتا ہوں اور بھی تیز لکھنے والے ہوں گے لیکن میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ مجھ سے تیز لکھ سکتا ہو۔ میں مضمون کے سَو سَوا سَو صفحے ایک دن میں لکھ سکتا ہوں۔'

(خطبات محمود جلد 5 صفحہ نمبر 237 بحوالہ سوانح فضل عمر جلد پنجم صفحہ 273)

v۔کوئی علم ہو خواہ وہ فلسفہ ہو یا علم النفس ہو یا سیاست ہو میں اس پر جب غور کروں گا ہمیشہ صحیح نتیجہ پر پہنچوں گا ....اور چونکہ قرآن مجید کے ماتحت ان علوم کو دیکھتا ہوں اس لئے ہمیشہ صحیح نتیجہ پر پہنچتا ہوں اور کبھی ایک دفعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے اپنی رائے کو تبدیل کرنا نہیں پڑا۔'

(الفضل 7 جولائی 1932ء بحوالہ خطبات محمود جلد 13 صفحہ 502)

vi۔'میرے ناک کی حس غیر معمولی طور پر تیز ہے یہاں تک کہ میں دودھ سے پہچان جاتا ہوں کہ گائے یا بھینس نے کیا چارہ کھایا ہے۔'

(سیر روحانی۔انوار العلوم جلد 16 صفحہ 374)

2۔سیاسی زعماء اور اہل علم شخصیات کا حضرت مصلح موعود سے تعلق

حضرت مصلح موعود کی خداداد دانش اور حکمت ایک مقناطیس کی مانند ملک بھر کے نامور، سیاسی زعماء، لیڈروں، ادیبوں اور صحافیوں کے لئے کشش رکھتی تھی۔ ایک بار کی ملاقات انہیں آپ کا گرویدہ کر دیتی اور وہ آپ سے خط و کتابت کرتے اور دوبارہ ملاقات کی تمنا رکھتے۔ اسی سبب آپ کا برصغیر کے چوٹی کے مسلم زعماء اور ہندو لیڈروں سے ذاتی تعلق تھا۔ بیشتر بڑے بڑے راہنما آپ کے ملاقاتیوں میں رہے یا ان سے خط و کتابت رہی۔ اکثر یہ ملاقاتیں رسمی یا محض خیر سگالی کے لئے نہ تھیں بلکہ ان کا موضوع مختلف وقتوں میں ملک کو درپیش اہم مسائل ہوتے اور ان کا مقصد ان مسائل کے حل کے لئے حضرت مصلح موعود کی دانشمندانہ مشورہ کا حصول۔ ان سیاسی زعماء میں سے چند نام یہ ہیں:

قائداعظم محمد علی جناح، سر عبدالقیوم، عمر حیات ٹوانہ، نواب سر ذوالفقار علی خان، مولانا شوکت علی، مولانا محمد شفیع داؤدی، مولوی ظفر علی خان، مولانا عبدالباری فرنگی محل، ڈاکٹر سیف الدین کچلو، مولانا ابوالکلام آزاد، نواب بھوپال، خواجہ ناظم الدین، نواب لیاقت علی خان، سردار عبدالرب نشتر، سر فیروز خان نون، نواب سر سعید احمد خان چھتاری، خان بہادر اللہ بخش صاحب (وزیراعلیٰ سندھ 1940ء) خان بہادر راجہ اکبر علی، خان عبدالغفار خان، شیخ محمد عبداللہ، مسٹر گاندھی، پنڈت جواہر لال نہرو، مسز سروجنی نائیڈو، پنڈت مدن موہن مالویہ، ڈاکٹر مونجے، مسٹر سری نواس آئینگر۔

سردار شوکت حیات خان نے 1945ء میں قائداعظم محمد علی جناح کا ایک پیغام پہنچانے کے لئے قادیان کا سفر کیا جس کی روئیداد انہوں نے اپنی کتاب 'گمشدہ قوم' کے صفحہ نمبر 195 مطبوعہ جنگ پبلیکیشنز 1995ء پر درج کی۔

اسی طرح آپ سے مراسم رکھنے والے ادیب، شاعر اور صحافیوں کے چند نمایاں نام درج ذیل ہیں:

مولانا محمد علی جوہر، خواجہ حسن نظامی، مولانا سید حبیب مدیر سیاست، مولانا غلام رسول مہر، مولانا عبدالمجید سالک، علامہ احسان اللہ خان تاجور، منشی محمد الدین فوق مورخ کشمیر، سیماب اکبر آبادی، شوکت تھانوی، حفیظ جالندھری، مرزا فرحت اللہ بیگ، حکیم محمد یوسف حسن ایڈیٹر نیرنگ خیال، مولانا صلاح الدین احمد مدیر ادبی دنیا، وقار انبالوی، عبدالرحمٰن چغتائی، سید ابوظفر نازش رضوی، جوش ملیح آبادی، سید عبدالقدوس ہاشمی ندوی ایم اے اور سید عبدالقادر ایم اے۔ پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور۔

(تاریخ احمدیت جلد 6 از مولانا دوست محمد شاہد صاحب صفحہ نمبر 207)

حضرت مصلح موعود نے مسلمانوں کے حقوق کے حوالے سے انگریز حکومت کے بعض نمائندوں سے بھی ملاقات کی ان میں نومبر 1917ء میں وزیر ہند مانٹیگو اور 1927ء میں گورنر پنجاب شامل تھے۔ 1946ء میں وائسرائے ہند لارڈ ویول سے آپ کی خط و کتابت رہی۔

آپ کے خطابات کے لئے منعقد کئے جانے والے جلسوں میں صدارت کے فرائض انجام دینے والے زعماء اور اہل علم میں نواب سر ذوالفقار علی خان، جسٹس (بعد میں چیف جسٹس پاکستان) محمد منیر، ملک فیروز خان نون (بعد میں وزیراعظم پاکستان)، ملک عمر حیات خان پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور، سر فضل حسین اور سر عبدالقادر شامل رہے۔

(سوانح فضل عمر جلد چہارم صفحہ نمبر 292)

3۔حیرت انگیز دانش مندانہ راہنمائی

آپ ایک مذہبی رہنما تھے اور دین کی عظمت اور سربلندی کے لئے سوچ و بچار اور سعی اور مذہبی سرگرمیاں آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ لیکن اپنی خداداد دانش اور فہم رسا کی بدولت امت مسلمہ کی بہتری کی خاطر براہ راست متعلق نہ ہونے کے باوجود حضرت مصلح موعود کسی واقعہ سے سطحی طور پر نہ گزرتے بلکہ اپنی کمال زیرکی اور دانشمندی کی بدولت قومی اور ملکی معاملات پر گہری نظر رکھ کر از خود اس کے پس پردہ عوامل اور ممکنہ نتائج کو بھانپ کر قوم و ملک پر اس کے اثرات کے بارے میں صحیح اور درست نتیجہ پر پہنچ جاتے اور اگر انہیں منفی پاتے تو تمام پہلوؤں کو پیش نظر رکھ کر ان کا حل تجویز کرتے اور اس حل پر عمل درآمد کیلئے راستہ بھی۔ ایسا بار بار ہوا۔

آپ کی سوانح کا سرسری مطالعہ کرنے والا ایک قاری بھی آپ کے ہر آن متحرک ذہن اور معاملہ فہم دانائی سے انگشت بدنداں رہ جاتا ہے کہ کس طرح ملکی اور قومی سطح کے ہر واقعہ پر آپ اسی حیران کن ردعمل کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ پھر سیاسی لیڈروں اور مسلم عوام کی راہنمائی کے لئے تکلیف اور مشقت اٹھا کر از خود اپنی رائے، تجاویز اور راہنمائی لکھ اور چھپوا کر متعلقہ لیڈروں اور ذمہ داروں تک پہنچانے کے لئے اقدام کرتے ہیں یا خود قومی اہمیت کی کانفرنسوں اور اجلاسوں میں شریک ہو کر زیر بحث گتھیوں کو سلجھانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ آپ کی فہم و فراست ہی تھی کہ برصغیر کے سیاسی معاملات میں آپ کی رائے اور مشورے خصوصی اہمیت کے حامل رہے۔

لو دیتی ہوئی عقل و دانش سے معمور اس اعلیٰ رخ کردار کی تفصیل تو ایک دفتر کی متقاضی ہے۔ یہاں صرف ایسے چند واقعات کا کچھ ذکر ہی ممکن ہے۔ جنہیں چھ عناوین کے تحت ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

الف۔ترکی حکومت کا خاتمہ

جنگ عظیم اوّل میں ترکی کی اسلامی حکومت کا جرمنوں سے اشتراک کر کے میدان جنگ میں کود پڑنا اپنے نتائج کے لحاظ سے بعد میں پوری امت مسلمہ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوا۔ آپ نے اس نتیجہ کو اوّل دن ہی دیکھا اور 9 نومبر 1914ء کو ایک مضمون میں اسے بالکل بے سبب اور بے وجہ قرار دیا اور فرمایا:

"اس کی وجہ سوائے اس کے کچھ معلوم نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ ترکوں کو ان کی بداعمالیوں اور ظلموں کی پوری سزا دینا چاہتا ہے"۔

(انوار العلوم جلد 2 صفحہ نمبر 145)

جنگ میں اتحادیوں نے اپنی فتح کے بعد انتہائی غیر منصفانہ انداز میں سلطنت ترکی کے حصے بخرے کر دئے اور دیگر ذلت آمیز شرائط مسلط کیں۔ اس پر ردعمل کے اظہار کے لئے ہندوستان میں ہجرت، جہاد اور ترک موالات کی تجاویز پیش ہوئیں۔ حضرت مصلح موعود نے ان سب تجاویز کو مسلمانوں کے حق میں نقصان دہ دیکھا اور جمعیت العلمائے ہند کے مشہور لیڈر مولانا عبدالباری فرنگی محل کی دعوت پر الہ آباد میں خلافت کمیٹی کے تحت منعقدہ ایک کانفرنس کے لئے 30 مئی 1920ء کو لکھے گئے اپنے ایک رسالہ بعنوان 'معاہدہ ترکیہ اور مسلمانوں کا آئندہ رویہ' میں ان مضرات کو درج فرمایا۔ جس میں منجملہ یہ جملے بھی لکھے:۔

"اس تجویز پر عمل کر کے مسلمانوں کی رہی سہی طاقت بھی ٹوٹ جاوے گی۔ پس سوائے اس کے کہ اس فیصلہ سے لاکھوں مسلمان اپنی روزی سے ہاتھ دھو بیٹھیں اور تعلیم سے محروم ہو جاویں اور اپنے حقوق کو جو .... پہلے ہی تلف ہو رہے ہیں اور خطرہ میں ڈال دیں اور کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا"۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ نمبر 257 نیز انوار العلوم جلد 5 صفحہ 181)

اس رائے کو نظر انداز کر کے مسلمان لیڈروں نے مسٹر گاندھی کی قیادت میں یکم اگست 1920ء کو عدم تعاون کی تحریک شروع کر دی اور ساتھ ہی مسٹر گاندھی کی مدح سرائی بھی۔

مولوی ابو الاعلیٰ مودودی صاحب نے سیرت گاندھی پر کتاب لکھی۔

(نقوش آپ بیتی نمبر صفحہ 1289)

مولوی ظفر علی خان صاحب نے ایک

تقریر میں کہا:

''مہاتما گاندھی نے مسلمانوں پر جو احسان کئے ہیں ان کا عوض ہم نہیں دے سکتے۔ ہمارے پاس زر نہیں جب جان چاہیں ہم حاضر ہیں''۔

(تقاریر مولانا ظفر علی خان صفحہ نمبر 159، بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 262)

لیکن نتائج ویسے ہی نکلے جیسے حضرت مصلح موعود کے دور اندیشی نے خیال کئے تھے۔

چنانچہ لکھا گیا:

'اٹھارہ ہزار مسلمان اپنا گھر بار، جاندار، اسباب غیر منقولہ اونے پونے بیچ کر، خریدنے والے زیادہ ہندو تھے، افغانستان ہجرت کر گئے وہاں جگہ نہ ملی واپس کئے گئے، کچھ مر کھپ گئے جو واپس آئے تباہ حال، خستہ، درماندہ، مفلس، قلاش، تہی دست، بے نوا بے یار و مددگار، اگر اسے ہلاکت نہیں کہتے تو کیا کہتے ہیں۔'

(حیات محمد علی جناح از رئیس احمد جعفری صفحہ نمبر 108 دوسرا ایڈیشن، بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ نمبر 262)

'ان مہاجرین کی عظیم اکثریت بادل بریاں اور بادیدہ گریاں واپس آگئی اور اس تحریک کا جو محض ہنگامی جذبات پر مبنی تھا نہایت شرمناک انجام ہوا۔'

(سرگزشت از مولانا عبدالمجید سالک صفحہ نمبر 116 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 263)

ب۔ تحفظ ناموس رسالت

1927ء میں ہندوستان میں ایک آریہ نے آنحضرت ﷺ کے خلاف ایک توہین آمیز کتاب رنگیلا رسول نامی شائع کی اور ایک ہندو رسالہ ورتمان میں ایک ہتک آمیز مضمون شائع کیا گیا۔ آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس پر ان ناپاک حملوں کی روک تھام اور ان کے دفاع اور توڑ کے لئے آپ نے کئی بار مسلمانان ہند کی راہنمائی فرمائی۔

i- 29 مئی 1927ء میں آپ نے ایک پوسٹر بعنوان' رسول کریم ﷺ کی محبت کا دعویٰ کرنے والے کیا اب بھی بیدار نہ ہوں گے؟' شائع فرمایا۔ جس میں آپ نے وقتی جوش دکھانے کی بجائے ہندوؤں سے مقابلہ کے لئے تین حل تجویز کئے:

1۔ مسلمان اپنی اصلاح کریں اور دین سے لاپرواہی چھوڑ دیں۔

2۔ پوری دلچسپی سے دعوت الی اللہ کریں۔

3۔ مسلمانوں کو تمدنی اور اقتصادی غلامی سے بچانے کے لئے سرتوڑ کوشش کریں۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ نمبر 596-598)

یہ بات قابل ذکر ہے کہ آپ کے اس پوسٹر کو انگریز حکومت نے ضبط کر لیا تھا۔

ii- 23 جون 1927ء کو آپ نے ایک مضمون بعنوان' رسول کریم ﷺ کی عزت کا تحفظ اور ہمارا فرض' تحریر فرمایا اور نصیحت کی کہ وقتی جوش سے کام نہیں چلتے استقلال کے ساتھ کام کی ضرورت ہے۔ دعوت الی اللہ کی طرف پوری توجہ دینی چاہئے دوسرے ہمیں ہندوؤں کی دکانوں سے کھانے پینے کی چیزیں نہیں خریدنا چاہئے بلکہ خود اپنی دکانیں بنانا چاہئے تا کہ مسلمانوں کی معاشی حالت بہتر ہو اور اپنے سیاسی حقوق کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

(انوار العلوم جلد 9 صفحہ نمبر 559-574)

iii- اس نازک وقت میں تحفظ ناموس ﷺ کے لئے ایک پرامن اور موثر عملی تحریک کی طرف راہنمائی کے لئے آپ نے جولائی 1927ء میں ایک اور مضمون بعنوان 'کیا آپ (دین) کی زندگی چاہتے ہیں؟' لکھا جس میں اسلام کو اپنی زندگیوں پر نافذ کرنا اور لین دین کے معاملات میں فلاح و بہبود کو مقدم رکھنا آپ نے اصل کام قرار دیا اور وقتی طور پر تجویز کیا کہ ایک وفد گورنر پنجاب سے ملے اور انہیں توجہ دلائے دوسرے ایک محضر نامے پر پانچ لاکھ مسلمانوں کے دستخط کرا کر حکومت کو پیش کیا جائے۔ اس محضر نامے میں جو معاملات لکھے جائیں ان میں یہ مطالبے بھی ہوں کہ پنجاب ہائی کورٹ میں کم از کم ایک ایک مسلمان جج مقرر کیا جائے اور اگلا چیف جج بھی مسلمان ہو اور پنجاب میں جلد از جلد کم از کم پچاس فیصد ملازمتیں مسلمانوں کو دی جائیں تیسرے 22 جولائی کو شہر شہر مسلمانوں کے جلسہ منعقد کیے جائیں اور ان مطالبات کے حق میں قرار دادیں پاس کی جائیں اور خطوں اور تاروں کے ذریعہ گورنمنٹ کو بھیجی جائیں۔

(انوار العلوم جلد 9 صفحہ نمبر 583-591)

حضرت مصلح موعود کی اس دانشمندانہ قیادت کا اس زمانے کے انصاف پسند مسلم پریس نے برملا اعتراف کیا جیسے:

'جناب امام جماعت احمدیہ کے احسانات تمام مسلمانوں پر ہیں آپ ہی کی تحریک سے ورتمان پر مقدمہ چلایا گیا آپ ہی کی جماعت نے رنگیلا رسول کے معاملہ کو آگے بڑھایا سرفروشی کی اور جیل خانہ جانے سے خوف نہ کھایا آپ ہی کے پمفلٹ نے جناب گورنر صاحب بہادر پنجاب کو انصاف اور عدل کی طرف مائل کیا۔'

(اخبار مشرق 23 ستمبر 1927ء بحوالہ جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات صفحہ نمبر 65-66)

iv- 17 جولائی 1927ء کو آپ نے ایک اور مضمون بعنوان' اسلام اور مسلمانوں کا فائدہ کس امر میں ہے' لکھا اور مجوزہ جلسہ کو کامیاب بنانے پر زور دیا اور جوش و جذبہ کے اظہار کے لئے متبادل راہیں تجویز کیں اور فرمایا:' جو لوگ سول نافرمانی کے لئے تیار ہوں وہ ذرا ہمت دکھائیں اور جو وقت ان کے پاس فارغ ہو اسے دعوت الی اللہ پر خرچ کریں ....اگر فارغ ہیں تو ہزاروں گاؤں جن میں سودا ہندو بنئے سے لیا جاتا ہے وہاں جا کر ایک دکان کھول لیں اور اس طرح مسلمانوں کو ہندو دکاندار کے ذلت آمیز سلوک سے محفوظ کریں......پس اے دوستو! یہ کام کا وقت ہے جیل میں جانے کا وقت نہیں۔ بے فائدہ جوش سے اپنی قوتوں کو ضائع نہ کیا جائے اور خواہ مخواہ دشمن کے تیار کردہ گڑھوں میں نہ گرا جائے۔'

(انوار العلوم جلد 9 صفحہ نمبر 602-603)

v. 22 جولائی کو ہونے والے جلسوں کے لئے اپنے پیغام بعنوان' اسلام کے غلبہ کے لئے ہماری جدوجہد' میں آپ نے ان جلسوں کی جدوجہد کا پہلا مظاہرہ قرار دیا اور فرمایا کہ اصل کام اس جلسہ کے بعد شروع ہو گا اور تجویز کیا کہ اس کام کے لئے ہر شہر ہر قصبہ اور ہر گاؤں میں کمیٹیاں بننا چاہئیں جو دلیری اور جرأت سے اسلامی حقوق کے لئے مناسب کوشش کرنے کے لئے تیار ہوں' اس جدوجہد کا آپ نے یہ میدان تجویز فرمایا:

'اتحاد باہمی، بنئے کے سود سے پرہیز، گورنمنٹ سے اپنی تعداد کے مطابق حقوق کا مطالبہ، سرحدی صوبہ کو نیابتی حقوق دلوانے کی کوشش۔'

(انوار العلوم جلد 9 صفحہ نمبر 607-611)

vi- ورتمان کے مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا اور مجرمان کو سزائیں ہوئیں یہ عام طور پر خوشی کا ایک موقع سمجھا گیا اور جدوجہد کا ماحصل۔ لیکن حضرت مصلح موعود کا دانشمندانہ ردعمل اس سے مختلف تھا۔

اپنے مضمون بعنوان' فیصلہ ورتمان کے بعد مسلمانوں کا اہم فرض' میں آپ نے اوّل فرمایا' میرا دل غمگین ہے کیونکہ میں اپنے آقا اپنے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہتک عزت کی قیمت ایک سال جیل خانہ کو نہیں قرار دیتا۔ میرے آقا کی عزت اس سے بالا ہے کہ کسی فرد یا جماعت کا قتل اس کی قیمت قرار دیا جائے کیونکہ ......میرا آقا دنیا کو جلا دینے کے لئے آیا تھا نہ کہ مارنے کیلئے ....پس میں اپنے نفس سے شرمندہ ہوں کہ اگر یہ دو شخص ......اس صداقت پر اطلاع پاتے جو محمد رسول اللہ ﷺ کو عطا ہوئی تھی تو کیوں گالیاں دے کر برباد ہوتے؟............ پس میں اپنے آقا سے شرمندہ ہوں کیونکہ اسلام کے خلاف موجودہ شورش درحقیقت سستی کا نتیجہ ہے۔ قانون ظاہری فتنہ کا علاج کرتا ہے نہ دل کا اور میرے لئے اس وقت تک خوشی نہیں جب تک تمام دنیا کے دلوں سے محمد رسول اللہ ﷺ کا بغض نکل کر اس کی جگہ آپ کی محبت قائم نہ ہو جائے۔

(انوار العلوم جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 627)

دوسرے اس سبب سے کہ' چونکہ بعض لوگ نصیحت کو نہیں مانتے اور جرم کے ارتکاب پر دلیر ہوتے ہیں' ایسے لوگوں کو روکنے کے لئے قانون کی بھی ضرورت ہوتی ہے'۔

(انوار العلوم جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 631)

آپ نے ملک میں رائج قانون کے چار نقائص کی نشان دہی کر کے انہیں دور کرنے کیلئے یہ راہنمائی فرمائی کہ

' جلسے کر کے گورنمنٹ کو ان نقائص کو دور کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے'۔ آپ نے اس کام کو عارضی اور پہلے کام کو مستقل قرار دیا۔

(انوار العلوم جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 633)

ج۔ عالم اسلام کی فلاح و بہبود

عالم اسلام کے دیگر ممالک بھی آپ کے فہم و تدبر سے متمتع ہوئے۔ جیسا کہ درج ذیل چند واقعات سے ظاہر ہے:

i۔ شاہ سعود کو مشورہ

آپ نے ایک موقع پر فرمایا' سلطان ابن سعود ایک سمجھ دار بادشاہ ہیں مگر بوجہ اس کے کہ یورپین تاریخ سے اتنی واقفیت نہیں رکھتے وہ یورپین اصطلاحات کو صحیح طور پر نہیں سمجھتے۔ ایک دفعہ پہلے جب وہ اٹلی سے معاہدہ کرنے لگے تو ایک شخص کو جو ان کے ملنے والوں میں سے تھے۔ میں نے کہا کہ اگر ہو سکے تو میری طرف سے سلطان ابن سعود کو یہ پیغام پہنچا دینا کہ معاہدہ کرتے وقت بہت احتیاط سے کام لیں یورپین اقوام کی عادت ہے کہ وہ الفاظ نہایت نرم اختیار کرتی ہیں مگر ان کے مطالب نہایت سخت ہوتے ہیں۔'

(الفضل 3 ستمبر 1935ء بحوالہ سوانح فضل عمر جلد چہارم صفحہ نمبر 145)

ii۔ انڈونیشیا کی آزادی:

اس حوالے سے آپ کا ارشاد' سماٹرا جاوا میں یہ تحریک (آزادی) چل رہی ہے اگر وہ کامیاب ہو جائے تو یہ جزائر اسلامی تعلیم کو پھیلانے اور اسلامی عظمت کو قائم کرنے میں بہت ذریعہ بن سکتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ

باقی صفحہ 7 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر 118333 میں Bibi Bilkess Lallbeeharry

زوجہ Sadeck Fuad Lallbeeharry قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Q Bornes ضلع و ملک Mauritius بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-03-2013 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Jewellery Gold 72.02 Grams Mauritian Rupee 88140, 2:Haq Mehr Mauritian Rupee 9000۔ اس وقت مجھے مبلغ 1500 Mauritian Rupee ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Bibi Bilkess Lallbeeharry۔ گواہ شد نمبر1 Feizal soodhany S/O Hassan Soodhany۔ گواہ شد نمبر2 Fuad Sodeck S/O Aboo Samch۔

مسل نمبر 118334 میں Nassim Begum Russul Saib

زوجہ Mohammad Anwar Russul Saib قوم ...... پیشہ درزی عمر45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Phoenix ضلع و ملک Mauritian بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-10-2012 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Jewellery Gold 81.4 Grams Mauritian Rupee 85050, 2:Haq Mehr Mauritian Rupee 15000۔ اس وقت مجھے مبلغ 3000 Mauritian Rupee ماہوار بصورت Dress making مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Nassim Begum Russul Saib۔ گواہ شد نمبر1 Basharat Naveed S/O Khalil Ahmad۔ گواہ شد نمبر2 Mohamud Aslam S/O Hosany۔

مسل نمبر 118335 میں Reksagama Rabbani

ولد Ahmad Munaji قوم ...... پیشہ ...... عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Perigi ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-01-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 250000 Indonesian Rupiah ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Reksagama Rabbani۔ گواہ شد نمبر1 Ahmad Munaji S/O Muselan۔ گواہ شد نمبر2 Japarudin S/O Abd. Kari۔

مسل نمبر 118336 میں Said Ahmad

ولد Muhammad Nur قوم ...... پیشہ طالب علم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Pergi ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-02-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 400000 Indonesian Rupiah ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Said Ahmad۔ گواہ شد نمبر1 Ahmad Munaji S/O Musekan۔ گواہ شد نمبر2 Japarudin N. S/O Abd. Kari۔

مسل نمبر 118337 میں Yuyun Yunarsih

زوجہ Dadan Sumala قوم ...... پیشہ ملازمت عمر46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Serua ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-01-2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:House 210Sqm Gudang Indonesian Rupi, 2:Haq Mehr 5Grams Indonesian Rupi 2500000۔ اس وقت مجھے مبلغ 10000000 Indonesian Rupiah ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Yuyun Yunarsih۔ گواہ شد نمبر1 Dadan Sumala S/O E. Supaedi۔ گواہ شد نمبر2 Bachtiar Husen S/O Husen M. Sutan۔

مسل نمبر 118338 میں Qurrotul Aeni

ولد Ainuddin قوم ...... پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Perigi ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-01-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200000 Indonesian Rupiah ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Qurrotul Aeni۔ گواہ شد نمبر1 Ahmad Munaji S/O Muselan۔ گواہ شد نمبر2 Japarudin N S/O Abd. Kari۔

مسل نمبر 118339 میں Putri Jannati

ولد Ahmad Munaji قوم ...... پیشہ طالب علم عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Perigi ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-06-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 400000 Indonesian Rupiah ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Putri Jannati۔ گواہ شد نمبر1 Ahmad Munaji S/O Musekan۔ گواہ شد نمبر2 Japarudin S/O Abd. Kari۔

مسل نمبر 118340 میں Syafia Tahera

بنت Rehanuddin Ahmad قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Perigi ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-02-2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 400000 Indonesian Rupiah ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Syafia Tahera۔ گواہ شد نمبر1 Ahmad Munaji S/O Musekan۔ گواہ شد نمبر2 Aparudin N. S/O Abd. Kari۔

مسل نمبر 118341 میں Marhamah

زوجہ Idris قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر71 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Cisalada ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-11-2013 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:House & Land 50Sqm Cisalada Indonesian Rupi........, 2:Haq Mehr Indonesian Rupi 1000000۔ اس وقت مجھے مبلغ 300000 Indonesia Rupiah ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Marhamah۔ گواہ شد نمبر1 Atip Ahmad S/O Idris۔ گواہ شد نمبر2 Ahmad zaeni S/O Abd. Jamil۔

مسل نمبر 118342 میں Dedi Djunaedi

ولد Mustopa Sobari قوم ...... پیشہ کاروبار عمر67 سال بیعت 1973ء ساکن Sanding ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-12-2013 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1700000 Indonesian Rupiah ماہوار بصورت Pension مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Dedi Djunaedi۔ گواہ شد نمبر1 Asep Erik Budiman S/O Dedi Djunaedi۔ گواہ شد نمبر2 Engkus Kusnadi S/O Didi Sardi۔

مسل نمبر 118343 میں Herna Watai

زوجہ Nandang Somantri قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Wanasigra ضلع و ملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-02-2013 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:House 72Sqm Cigalontang Indonesian Rupi........, 2:Jewellery Gold Indonesian Rupi 1200000۔ اس وقت مجھے مبلغ 500000 Indonesian Rupiah ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Herna Wati۔ گواہ شد نمبر1 Nandang Somantri S/O Engko Kodir۔ گواہ شد نمبر2 Engko Kodir S/O Rosadi۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سالانہ ورزشی مقابلہ جات

(مدرسۃ الظفر وقف جدید ربوہ)

۞ امسال مدرسۃ الظفر وقف جدید کو اپنے سالانہ ورزشی مقابلہ جات مورخہ 16 تا 18 فروری 2015ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ان مقابلہ جات کا باقاعدہ افتتاح مورخہ 16 فروری کو مکرم مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے کیا۔ طلباء کو تین گروپس میں تقسیم کیا گیا۔ امسال 9۔ اجتماعی اور 20۔ انفرادی مقابلہ جات کا انعقاد ہوا۔ مورخہ 18 فروری کو ان مقابلہ جات کی اختتامی تقریب ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان تھے۔ آپ نے اعزاز پانیوالے طلباء میں انعامات تقسیم کئے اور خطاب کیا اور دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔ آخر پر تمام مہمانوں کیلئے ظہرانہ پیش کیا گیا۔

درخواست دعا

۞ مکرم رشید احمد ایاز صاحب ایاز میڈیکل ہال مبشر مارکیٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرا بھتیجا انتصار احمد ایاز امریکہ ابن محترم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب برطانیہ شدید بیمار ہے۔ جگر میں تکلیف ہے اور بلڈ پریشر بہت کم ہو گیا ہے۔ امریکہ کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم شیخ سلمان احمد صاحب کبابش ہوٹل کالج روڈ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے والد مکرم شیخ ظفر محمود صاحب مہروں کے عارضہ کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم غلام احمد بابر صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم مبشر احمد صاحب جو کارکن شعبہ حفاظت مرکز شدید علالت کے باعث چند روز طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج رہے اب طبیعت بفضل اللہ تعالیٰ بہتر ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تبدیلی نام

۞ مکرم عبداللطیف صاحب ولد مکرم قدرت اللہ صاحب باب الابواب ربوہ ضلع چنیوٹ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار نے اپنا نام محمد لطیف ولد قدرت اللہ سے تبدیل کر کے عبداللطیف ولد قدرت اللہ رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔ شکریہ

سانحہ ارتحال

۞ مکرم محمد داؤد طاہر صاحب سرور روڈ لاہور کینٹ تحریر کرتے ہیں۔

میری ہمشیرہ محترمہ مسرت صاحبہ اہلیہ مکرم ملک ثناء اللہ صاحب بنت محترم مولانا محمد یعقوب طاہر صاحب انچارج صیغہ زودنویسی قریباً ایک ماہ کی علالت کے بعد مورخہ 24 فروری 2015ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بعمر 80 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے مورخہ 25 فروری کو بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں پڑھائی۔ جس کے بعد ان کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ انہوں نے ایک بیٹے مکرم زبیر احمد خالد صاحب فیصل آباد، دو بیٹیاں مکرمہ ڈاکٹر بشریٰ احسان صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ہاشمی صاحب لاہور، مکرمہ فوزیہ الیاس صاحبہ اہلیہ مکرم محمد الیاس صاحب لاہور، دس پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور ان کی اولاد کا خود حافظ و ناصر ہو نیز صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت کلرک و لیب اسسٹنٹ

۞ نظارت تعلیم کے ادارہ نصرت جہاں اکیڈمی گرلز میں کلرک کی آسامی خالی ہے۔ خدمت کا شوق رکھنے والی ایماندار اور محنتی کلرک کی ضرورت ہے۔ ان کے لئے تعلیمی قابلیت کم از کم F.A, F.Sc ہو اور کمپیوٹر کی بیسکس کے ساتھ MS Office اور InPage پر کام کرنا بھی آتا ہو۔ خواہشمند خواتین اپنی درخواستیں بنام پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن ربوہ مصدقہ از صدر محلہ اپنی اسناد کی نقول جلد از جلد ادارہ ہذا میں جمع کروادیں۔

اسی طرح کمپیوٹر لیب اسسٹنٹ کی آسامی بھی خالی ہے۔ خدمت کا شوق رکھنے والی ایماندار اور محنتی اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے تعلیمی قابلیت کم از کم B.A ,B.Sc ہو اور کمپیوٹر کی بیسکس کے ساتھ Windows اور سافٹ ویئر انسٹالیشن کا بھی علم ہو۔ خواہشمند ہو۔ خواہشمند خواتین اپنی درخواستیں بنام پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن ربوہ مصدقہ از صدر محلہ اپنی اسناد کی نقول جلد از جلد ادارہ ہذا میں جمع کروادیں۔ (نظارت تعلیم)

بقیہ از صفحہ 5: پیشگوئی مصلح موعود

باقی اسلامی ممالک نے ان جزائر کی تائید میں بہت کم آواز اٹھائی ہے۔ پس اس وقت اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ اخباروں میں، رسالوں میں، اپنے اجتماعوں میں مسلمان اپنے بھائیوں کے حق میں آواز اٹھائیں اور ان کی آزادی کا مطالبہ کریں۔ اگر اب ان کی امداد نہ کی گئی اور اگر اب انکی حمایت نہ کی گئی تو مجھے خدشہ ہے کہ ڈچ ان کی آواز کو بالکل دبا دیں گے......اگر انڈونیشیا کے لوگوں کے کانوں میں یہ آواز پڑتی رہے کہ......اس آزادی کی جنگ میں آپ لوگ اکیلے نہیں لڑ رہے بلکہ ہم بھی آپ لوگوں کے ساتھ ہیں۔ تو وہ اپنی آزادی کے لئے بہت زیادہ جدوجہد کریں گے اور امید کی جاسکتی ہے کہ ان کو جلد آزادی مل جائے۔ ہماری جماعت جو اندرون ہند، بیرون ہند ہے اس بات کو ہر وقت مدنظر رکھے اور ہمارے مربی جو مختلف ممالک میں ہیں اس آواز کو بلند کرنے کی کوشش کریں اور مختلف رسالوں اور اخباروں میں انڈونیشیا کی تائید میں مضامین لکھیں۔'

(الفضل 27 اگست 1946ء بحوالہ سوانح فضل عمر جلد چہارم صفحہ نمبر 165,163-162)

iii۔ فلسطین میں یہودی آبادی:

فلسطین کو کاٹ کر اسرائیل کا قیام اس سکیم کا منطقی نتیجہ تھا جس کے تحت مغربی طاقتوں نے اس سے پہلے سالوں میں اس خطے میں یہود کو بکثرت آباد کیا۔ حضرت مصلح موعود نے اپنے فہم و فراست سے اس سازش کو ابتداء ہی میں بھانپ لیا اور 1945ء میں اس کے خلاف آواز اٹھاتے ہوئے فرمایا

'صدر ٹرومین تاریں دے رہے ہیں کہ یہود کو فلسطین میں آباد ہونے دیا جائے وہ خود اکاون لاکھ مربع میل کے ملک پر قابض ہیں مگر اپنے ہاں یہودیوں کو آباد نہیں ہونے دیتے اور فلسطین کا علاقہ 25,24 ہزار زیادہ سے زیادہ 50 ہزار مربع میل سمجھ لو اور اس طرح ممکن ہے کہ نناوے اور ایک کی ہی نسبت ہو یہود کے آباد کرنے پر زور دے رہے ہیں۔ وہ یہ نہیں کہتے کہ یہودی ہمارے ہاں آ بسیں بلکہ کہتے ہیں کہ یہود کو فلسطین میں داخل ہونے دو ورنہ ہمارے یہود کہاں جائیں۔ یہ کہتے ہوئے شرم بھی نہیں آتی اور دنیا میں کوئی نہیں پوچھتا کہ نناوے گنا زیادہ علاقہ رکھتے ہوئے امریکہ، نناوے گنا زیادہ علاقہ رکھتے ہوئے آسٹریلیا اور نناوے گنا زیادہ علاقہ کی کالونیز (Colonies) رکھتے ہوئے انگریز کیوں یہود کو اپنے ممالک میں بسانے کے لئے تیار نہیں اور سو میں سے ایک حصہ جس کے پاس ہے اسے کہتے ہیں کہ یہود کو اپنے ہاں بسنے دو۔'

(الفضل 13 اکتوبر 1945ء بحوالہ سوانح فضل عمر جلد چہارم صفحہ نمبر 168)

iv۔ قیام اسرائیل:

اسرائیل کا قیام ہو جانے پر آپ نے اپنے فکر انگیز مضمون بعنوان **الکفر ملة واحدہ** میں عالم اسلام کو اس مسئلہ کے حل کی طرف متوجہ کیا۔ چند جملے درج ذیل ہیں:

'دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابلہ پر اکٹھا ہو گیا ہے کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کی وجوہات کے اس موقع پر اکٹھا نہ ہو گا؟'

'ہمارے لئے یہ سوچنے کا موقع آ گیا ہے کہ کیا ہم کو الگ الگ اور باری باری مرنا چاہئے یا اکٹھا ہو کر فتح کیلئے کافی جدوجہد کرنی چاہئے۔'

'اگر پاکستان کے مسلمان واقع میں کچھ کرنا چاہتے ہیں تو اپنی حکومت کو توجہ دلائیں کہ ہماری جائیدادوں کا کم سے کم ایک فی صدی حصہ اس وقت لے لے۔ ایک فی صدی حصہ سے بھی پاکستان کم سے کم ایک ارب روپیہ اس غرض کے لئے جمع کر سکتا ہے......پاکستان کی قربانی کو دیکھ کر باقی اسلامی ممالک بھی قربانی کریں گے اور یقیناً پانچ چھ ارب روپیہ جمع ہو سکے گا جس سے فلسطین کے لئے باوجود یورپین ممالک کی مخالفت کے آلات جمع کئے جاسکتے ہیں'

(الفضل 31 مئی 1948ء بحوالہ انوار العلوم جلد 19 صفحہ نمبر 573-572)

v۔ عالم اسلام کی تنظیم:

12 دسمبر 1948ء کو حضرت مصلح موعود نے لاہور لاء کالج میں زیر صدارت جسٹس ایس اے رحمان صاحب بعنوان 'موجودہ حالات میں عالم اسلام کی حیثیت اور اس کا مستقبل' ایک لیکچر دیا۔ عالم اسلام کی خصوصی اہمیت کی وضاحت میں آپ کے فہم رسا نے دور دھندلکوں میں ایک عالم اسلام کو دیکھا اور تجویز فرمایا: 'جب اسلامی ممالک سے معاملہ پڑنے پر یورپ خود ان کی ایک جداگانہ حیثیت قرار دیتا ہے تو کیوں نہ اسلامی ممالک سچ مچ آپس میں اس قسم کا اتحاد کر کے صحیح معنوں میں ایک عالم اسلام قائم کر لیں جس کا ہر رکن اپنے ملک کی قومیت کے علاوہ اپنے آپ کو ایک بڑی قومیت یعنی عالم اسلام کا رکن قرار دے۔'

(الفضل 14 دسمبر 1948ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 12 صفحہ نمبر 408)

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

آئرلینڈ

سرکاری نام: آئر Eire (Republic of lreland)

پرانا نام: ہائبرنیا

وجہ تسمیہ: آئرلینڈ کے لغوی معنی ہیں ''مغربی جزیرہ'' کیونکہ یہ یورپ کے مغرب میں ہے۔

محل وقوع: مغربی یورپ

حدود اربعہ: آئرلینڈ برطانیہ کے مغرب میں بحراوقیانوس میں واقع جزیرہ ہے۔شمالی آئرلینڈ اس کے شمال میں واقع ہے۔

جغرافیائی صورتحال: یہ جزیرہ آئرلینڈ کا شمال مشرقی حصہ ہے، اس کی شمال سے جنوب لمبائی 486 کلومیٹر (302 میل) اور مشرق سے مغرب تک چوڑائی 285 کلومیٹر (177 میل) ہے۔ یہ ملک سرسبز اور پہاڑی ہے۔ مغرب میں نیفن بگ کا پہاڑی سلسلہ 719 میٹر بلند ہے۔جنوب مغرب میں کاہا پہاڑوں کی اونچائی 707 میٹر ہے۔جنوب میں بوگیراگ کے پہاڑی سلسلے کی بلندی 640 میٹر ہے۔متعدد جھیلیں دلدلی نشیبی علاقوں میں ہیں۔ بڑے دریا ارنی اور شانوں (386 کلومیٹر لمبا) بحراوقیانوس میں گرتے ہیں۔

ساحل۔2797 کلومیٹر (1738 میل) لمبا ہے۔

رقبہ: 70,285 مربع کلومیٹر (27,137 مربع میل)

آبادی: 46 لاکھ نفوس (2012ء)

دارالحکومت: ڈبلن Dublin (10 لاکھ)

بلندترین مقام: کارانٹوہل (1041 میٹر)

بڑے شہر: کارک، لائم رک، گالوے، واٹرفورڈ، ڈنڈالک، سلیگو، لانگ فورڈ، کیون، ویکس فورڈ، کارلو، ناس

سرکاری زبان: انگریزی۔آئرش

مذہب : رومن کیتھولک 95 فیصد۔ پروٹسٹنٹ 4 فیصد

اہم نسلی گروپ: آئرش (کیلٹک نسل) انگریز

یوم آزادی: 6 دسمبر 1921ء

یوم جمہوریہ: 18/ اپریل 1949ء

رکنیت اقوام متحدہ: 14 دسمبر 1955ء

کرنسی یونٹ: یورو (EURO) (یورپین سنٹرل بینک)

انتظامی تقسیم: 26 کاؤنٹیز (Counties)

موسم: معتدل۔سردوخوشگوار رہتا ہے جس کی وجہ سے گھاس سارا سال ہری بھری رہتی ہے۔

اہم زرعی پیداوار: آلو۔جو۔چقندر۔پھل وسبزیاں۔گندم۔جئی۔باجرہ (موشی۔ڈیری فارمنگ)

اہم صنعتیں: مشینری۔گاڑیاں۔فوڈ پروسیسنگ۔کیمیائی اشیاء۔الیکٹرانک آلات۔شراب۔پارچہ بافی۔کاغذ۔سیاحت۔

اہم معدنیات: زنک۔سیسہ۔قدرتی گیس۔چاندی۔ڈولومائٹ۔جست۔جپسم۔چونا۔تانبا۔

مواصلات: قومی فضائی کمپنی ''آئرایرویز'' ``Aer Lingus`` (11 ہوائی اڈے) ڈبلن، کارک دو بندرگاہیں

امرود غذائیت اور وٹامنز والا پھل

امرود دنیا بھر میں پایا جانے والا پھل ہے۔ گرمیوں اور سردیوں میں یہ پھل سات آٹھ ماہ دستیاب ہوتا ہے۔ اور اس میں وافر غذائیت اور وٹامنز کے باعث یہ ایک لاجواب پھل ہے۔ اس پھل میں کچے اور پکے دونوں حالتوں میں غذائی اجزاء اور شفاف معدنیات موجود ہوتے ہیں یہ موسم سرما کا پھل ہے، جوکہ نزلہ وزکام اور کھانسی کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے۔ امرود کا پھل شکل وصورت میں مختلف قسم کا ہوتا ہے۔بعض گول ہوتے ہیں تو بعض لمبوترے یا بیضوی، کچھ کا چھلکا صاف اور چکنا ہوتا ہے اور کچھ کا چھلکا کھردرا اور بے رونق، بعض کا گودا سفید ہوتا ہے اور بعض کا گودا سرخی مائل ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں امرود کی کئی طرح کی اقسام پائی جاتی ہیں جن میں سے مندرجہ ذیل بے حد مشہور ہیں۔

سفید:۔اس قسم کے امرود کی شکل گول اور چھلکا چکنا ہوتا ہے اور گودا سفید ہوتا ہے۔کھانے میں خوش ذائقہ اور مزیدار ہوتا ہے۔اسے عام طور پر الہ آبادی بھی کہا جاتا ہے۔

کریلا:۔ یہ قسم بھی اعلیٰ تصور کی جاتی ہے۔ یہ شکل وشباہت میں کریلے کی طرح لمبوترا ہوتا ہے۔ اس کا چھلکا کھردرا اور اس کا گودا اندر سے سفید ہوتا ہے اس کے ذائقے میں شرینی ہوتی ہے۔اس کے علاوہ اس پر طرح طرح کے گڑھے بھی موجود ہوتے ہیں۔

حفصی:۔اس قسم کا امرود عام ملتا ہے۔اس کی شکل وصورت گول ہوتی ہے اور اس کا چھلکا چکنا اور گودا سفید ہوتا ہے۔اس میں دیگر قسموں کی نسبت مٹھاس کم ہوتی ہے۔

بیدانہ:۔اس کا سائز چھوٹا اور اس میں بیج کم ہوتے ہیں لیکن اس میں بھی حلاوت اور شرینی کم ہوتی ہے۔

سیندوری:۔اس قسم کے امرود کے چھلکے پر سرخ رنگ کے دھبے ہوتے ہیں۔جن کی صورت پتوں سے قدرے ملتی ہے۔ان میں سے بعض سیب کی طرح سرخ بھی ہوتے ہیں۔یہ قسم بھی عمدہ خیال کی جاتی ہے۔

سرخ:۔اس کا چھلکا سرخی مائل ہوتا ہے اور گودا بھی قدرے سرخی مائل ہوتا ہے۔مگر اس میں مٹھاس کم ہوتی ہے۔اس قسم کے امرود میں ایک خاص خوبی ہوتی ہے کہ اسے کسی بھی صورت کیڑا نہیں لگتا۔ روزانہ پانچ عدد پکے اور تازہ امرود کھانا بھوک کی کمی کو دور کرتا ہے۔

امرود نکسیر کی تکلیف کو دور کرتا ہے اور خون کا قوام اگر پتلا ہو گیا ہو تو اس کی گرمی کو دور کر کے اسے اعتدال پر لاتا ہے۔ امرود میں پروٹین، نشاستہ، معدنی نمکیات، سوڈیم، فاسفورس، وٹامنز، نباتاتی، گھی اور ایسٹوریک ایسڈ موجود ہوتے ہیں اس لئے اسے دائمی قبض کے لئے مفید قرار دیا گیا ہے۔ دائمی قبض میں مبتلا مریض کو چاہئے کہ وہ صبح ناشتے میں آدھا کلو سے تین پاؤ امرود کھایا کرے۔ اس سے اس کا بدن ہلکا پھلکا آنتوں میں غیر ضروری حرکت کا خاتمہ اور پیٹ کی مکمل صفائی ہوگی۔امرود مسوڑھوں کی سوزش اور ان کے درد کو ختم کرتا ہے اور ان سے خون بہنے کے عمل کو بند کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

ربوہ میں طلوع وغروب 4۔مارچ

طلوع فجر	5:11
طلوع آفتاب	6:31
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	6:10

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

FR-10

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء

ہر ماہ کی 3-4-5 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 9/1 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 6-7 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 10-11-12 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٰہی اسلام آباد سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 18-19-20 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ کی 23-24 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ کی 25-26-27 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528

ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے

عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج

خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصے سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے
حکیم عبدالحمید اعوان (مرحوم)
چشمہ فیض
مطب حمید کا مشہور دواخانہ

ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com

سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com